مولانا سید عنایت اللہ ندوی

لیبیا تاریخی پس منظر اور موجودہ صورتحال

لیبیا براعظم افریقہ کا رقبہ کے لحاظ سے تیسرا سب سے بڑا ملک ہے، لیکن آبادی بہت کم ہے، تقریبا ۱۸ لاکھ مربع کلومیٹر رقبہ والے ملک کی آبادی محض ۷۰ لاکھ کے قریب ہے، اس ملک کا اکثر و بیشتر علاقہ ریگستانی اور نا قابل رہائش ہے، البتہ لیبیا پورے براعظم افریقہ کا مالدار ترین ملک ہے، یہ پورے افریقہ میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا ملک ہے، پورے افریقہ میں فی کس آمدنی سب سے زیادہ لیبیا ہی کی ہے، ۱۹۱۵ء سے پہلے لیبیا نام کا کوئی ملک نہیں تھا، بلکہ اس کے مغربی خطہ کو طرابلس اور مشرقی خطہ کو برقہ کے نام سے جانا جاتا تھا، برقہ کا خطہ مصر میں شامل تھا اور طرابلس کا خطہ تیونس میں شامل تھا۔

۱۰۰ ق م سے یہ علاقہ بربر قبائل کا مسکن رہا ہے، بربروں کی آبادی یہیں سے پورے شمالی افریقہ میں پھیلی اور ان کی حکومتیں قائم ہوتی رہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت ۶۴۱ء میں موجودہ لیبیا کا نصف مشرقی حصہ (برقہ) کے خلافت اسلامی کا جزء بنا، جبکہ ۶۴۷ء کو اس کا نصف مغربی حصہ طرابلس حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی قلمرو میں شامل ہوا، اس کے بعد تمام بربر قبائل حلقہ بگوش اسلام ہوگئے، اس وقت سے خلافت عباسیہ کے زوال تک یہ علاقہ وسیع ترین اسلامی مملکت کا جز بنا رہا، ۹۰۹ء میں مصر کی فاطمی حکومت کا برقہ اور طرابلس دونوں خطوں پر قبضہ ہوگیا، جو ۹۳۷ء تک برقرار رہا، پھر یہاں صنہا جیوں کی حکومت قائم ہوئی، ۱۱۴۸ء میں نارمن عیسائیوں نے اس علاقہ پر قبضہ کرلیا لیکن بہت جلد ہی ۱۱۶۰ء میں موحدین نے نارمنوں کو یہاں سے بھگا کر پھر سے اس خطہ میں اسلامی حکومت قائم کی، ۱۲۲۸ء میں یہاں بنوحفص کا تسلط قائم ہوا، جو ۳۰۰ سال تک برقرار رہا، ۱۵۱۰ء میں طرابلس پھر یورپ، برقہ اور جنوبی خطہ فزان سارے علاقے سلطنت عثمانیہ میں شامل ہوگئے اور اس پورے علاقے سلطنت عثمانیہ میں شامل ہوگئے، اور اس پورے علاقے کو طرابلس کا نام دیا گیا۔

۱۹۱۱ء میں اٹلی کی فوج نے جنگ طرابلس میں ترک فوج کو شکست دے کر یہاں سے سلطنت

عثمانیہ کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا اور اس وقت سے یہاں اٹلی کی یوروپین سامراجی حکومت قائم ہوگئی، اٹلی کا اس خطہ پر قبضہ ۴۳ سال تک رہا، ۱۹۴۳ء میں دوسری جنگ عظیم کے دوران موجودہ لیبیا کے ایک حصہ پر برطانیہ کا اور ایک حصہ پر فرانس کا قبضہ ہوگیا، طرابلس اور برقہ پر برطانیہ نے قبضہ کرلیا اور جنوبی خطہ فزان پر فرانس نے قبضہ کرلیا۔

اٹلی کے قبضہ کے دوران اس سامراجی حکومت کے خلاف سید احمد سنوسی رحمہ اللہ نے آزادی کی تحریک چلائی تھی اور اٹلی کی فوج سے سنوسیوں کا مسلح تصادم جاری رہا، جب برطانیہ اور فرانس کا اقتدار قائم ہوا تو اسوقت کے سنوسی امیر محمد ادریس برطانوی حکومت سے سمجھوتہ ہوگیا جس کے تحت برطانیہ نے ۱۹۴۹ء میں سید محمد ادریس کو برقہ کا امیر (حکمران) تسلیم کرلیا، پھر ۱۹۵۱ء میں برطانیہ نے طرابلس کا اور فرانس نے فزان کا اقتدار بھی سید محمد ادریس کے حوالہ کردیا، اس طرح لیبیا کے نام سے ایک نئی وفاقی مملکت معرض وجود میں آگئی اور سید ادریس سنوسی اس وفاقی مملکت کے بادشاہ تسلیم کرلیے گئے۔

۲۰ سال تک شاہ ادریس سربراہ مملکت بنے رہے، ۱۹۶۹ء میں جب شاہ ادریس یونان کے دورے پر تھے، تو ایک فوجی کمانڈر کرنل معمر قذافی نے ان کا تختہ پلٹ کر اقتدار پر قبضہ کرلیا۔

کرنل معمر قذافی نے ۴۳ سال تک پوری آمریت کے ساتھ لیبیا پر شاہانہ طریقہ سے حکومت کی، ساری پارٹیوں اور اداروں کو ممنوع اور کالعدم قرار دے دیا، ہرطرح کے جلسے، جلوس، احتجاج اور مظاہروں پر سخت پابندی لگادی، کافی طویل عرصہ تک قذافی کے مظالم سہتے سہتے جب لیبیا کی عوام نے تیونس اور مصر میں موجودہ عرب بہار کے دوران آمر حکمرانوں کے زوال اور عمومی انقلاب کی کامیابی کا مشاہدہ کیا تو اس سے حوصلہ پاکر عوام نے ۱۶ فروری ۲۰۱۱ء کو معمر قذافی کے خلاف احتجاجی مظاہرے شروع کردیے، مظاہرین پر پولیس کی طرف سے فائرنگ کی گئی تو مظاہرین نے بھی مسلح تصادم کا راستہ اختیار کیا، فوج اور مظاہرین کے درمیان معرکہ آرائی مسلسل جاری رہی، بالآخر ۲۰ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو انقلابیوں نے معمر قذافی جیسے خوفناک آمر مطلق کو ہلاک کرکے ان کے ۴۳ سالہ اقتدار کا خاتمہ کردیا۔

۲۰ ستمبر ۲۰۱۲ء کو نئے صدر محمد مغاریف کا انتخاب عمل میں آیا تھا اور ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو علی زیدان لیبیا کے وزیر اعظم منتخب ہوئے تھے لیکن انقلاب میں سرگرم رول ادا کرنے والے دو طبقوں کے درمیان سخت معرکہ آرائی کا اس طرح ماحول قائم کردیا گیا کہ اسلام پسند اور سیکولر نواز دونوں طبقے آپس میں لڑ پڑے۔ ۱۲ مارچ ۲۰۱۴ کو پارلیمنٹ نے وزیر اعظم علی زیدان کو برطرف کرکے عبداللہ الثانی کو وزیر اعظم نامزد کردیا، تازہ بحران اسی کے بعد پیدا ہوا، اسلام پسندوں اور سیکولر نواز عناصر کے درمیان مسلح

تصادم شروع ہوگیا، یہاں تک کہ ۳۰ اگست ۲۰۱۴ کو اسلام پسند جماعت فجر لیبیا کا دارالحکومت طرابلس پر قبضہ ہوگیا، اور سیکولر نواز وزیراعظم عبداللہ الثانی مشرقی شہر طبرق کی طرف کوچ کرنے پر مجبور ہوئے، لیبیا کا ملک عملاً دو حصوں میں منقسم ہوگیا، راجدھانی اور ملک کے اکثر حصوں پر اسلام پسند جماعت فجر لیبیا کا قبضہ ہے، جبکہ کچھ تھوڑے سے مشرقی علاقے پر سیکولر نواز اپنی حکومت قائم رکھے ہوئے ہیں، ان دونوں کے درمیان محاذ آرائی مسلسل جاری ہے، امریکہ، اسرائیل اور یورپین ممالک کی پوری ہمدردی اور مکمل مدد سیکولر نواز عناصر کو حاصل ہے، ان کی خواہش ہے کہ سیکولر نواز عناصر پورے لیبیا پر غالب آجائیں اور پھر اسلام پسندوں کے خلاف سخت انتقامی کاروائی کرکے ان کو مکمل نیست ونابود کردیں۔

۱۹ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو مراکش کے دارالحکومت رباط میں مراکشی فرمانروا کی ثالثی میں لیبیا کے دونوں فریقوں کو ایک سمجھوتے پر جمع کرنے کی کوشش کی گئی اور فائز السراج کا نام متحدہ قومی حکومت کے وزیر اعظم کی حیثیت سے پیش کیا گیا، لیکن اب تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوسکا ہے، لیبیا تادم تحریر دو متوازی حکومتوں میں بٹا ہوا ہے۔ (بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ)

منبرِ حقانیہ سے

خطبات مشاہیر

تقریباً پون صدی پر مشتمل عرصہ میں جامعہ حقانیہ میں آئے ہوئے اساطین علم وفضل ومحدثین ومشائخ واکابرین امت ارباب تصوف وسلوک، نامور خطبا ودعاۃ ائمہ رشد وہدایت، مصلحین، سیاسی زعما، اساتذہ ومشائخ جامعہ حقانیہ کے منبر ومحراب پر کئے گئے خطبات وارشادات کا مجموعہ جس کی ضبط وترتیب وتبویب اور توضیح وتدوین کا کام

مولانا سمیع الحق مدظلہ

نے بذات خود انجام دیئے۔ ہزاروں صفحات اور دس جلدوں پر مشتمل

علم ومعرفت وعظ وارشاد کا یہ عظیم الشان مجموعہ...... قیمت: /۲۵۰۰ روپے بمع ڈاک خرچ

ناشر: موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک